سوال

اللہ تعالی کے اس فرمان میں باقیات الصالحات سے کیا مراد ہے ؟ المال والبنون زینۃ الحیاۃ الدنیا والباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا وخیر املا الکھف (46) مال واولاد تو دنیا کی ہی زینت ہے ، اور (ہاں) البتہ باقی رہنے والی نیکیاں تیرے رب کے نزدیک ازروئے ثواب اور (آئندہ کی) اچھی توقع کے بہت بہتر ہیں

جواب

الحمد للہ

شیخ شنقیطی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں :

باقیات الصالحات کے بارہ میں علماء کرام کے سب اقوال ایک ہی چیز کی طرف لوٹتے ہیں ، وہ اعمال صالحہ جن سے اللہ تعالی کی رضا حاصل ہوتی ہے ، چاہے ہم یہ کہیں کہ وہ پانچوں نمازیں ہیں جیسا کہ سلف میں ایک جماعت کا قول ہے ، جن میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما اور سعید بن جبیر اور ابو میسرۃ ، عمر بن شر جبیل رحمہم اللہ شامل ہیں ۔

یا پھر یہ کہیں کہ وہ سبحان اللہ والحمد للہ ، لا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ، ہے ، یہ جمہور علماء کا قول ہے جس پر احادیث مرفوعہ بھی دلالت کرتی ہیں جو کہ ابو سعید خدری اور ابو درداء اور ابو ھریرۃ اور نعمان بن بشیر اور عائشۃ رضی اللہ تعالی عنھم سے مروی ہیں ۔

مقیدہ – اللہ تعالی اسے معاف کرے – کا کہنا ہے : اور تحقیق یہ ہے کہ : باقیات الصالحات عام لفظ ہے جو کہ پانچوں نمازوں اور مذکورہ پانچ کلمات اور اس کے علاوہ دوسرے وہ اعمال جن سے اللہ تعالی کی رضا حاصل ہوتی ہے سب کو شامل ہیں ۔

اس لیے کہ یہ سب اعمال کرنے والے کے لیے باقی رہیں گے اور دنیا کی زینت کی طرح ختم اور زائل ہونے والے نہیں ، اور اس لیے بھی کہ ان کا وقوع صالح اور اللہ تعالی کی رضا کے لیے ہوا ہے ۔ .